© rasailojaraid.com

شاعر اس کی نسبت اب سے سالوں پہلے ہی کہہ گیا تھا ؎

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

اس لئے جو کچھ ہوا اس پر نہ حیرت کی ضرورت ہے اور نہ کسی سے اس کے شکوہ و شکایت کی حاجت۔ ضروری صرف یہ امر ہے کہ مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے اپنا فرض محسوس کریں اور اپنے عمل سے اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

افسوس ہے ۳۱ مئی ۱۹۶۰ء کو مولانا حیدر حسن خاں صاحب ٹونکی نے جو ہندوستان کے مشہور محدث اور عالم تھے اپنے وطن ٹونک میں وفات پائی۔ مولانا مرحوم علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع اور ماہر تھے۔ قدیم طرزِ تعلیم کے مطابق شروع شروع میں آپ کو منطق فلسفہ اور ریاضیات کے ساتھ زیادہ اشتغال رہا لیکن بعد میں انھوں نے اپنی پوری زندگی حدیث کے درس و تدریس اور اس کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی، علوم ظاہریہ کے علاوہ مکہ معظمہ جا کر باطنی سلوک و معرفت کا فیض حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی سے حاصل کیا تھا جس سے آخر دم تک ان کی روحانیت کا چراغ روشن رہا۔ علمی و عملی کمالات کے ساتھ فضائل اخلاق کا پیکر تھے۔ نہایت حلیم، متواضع منکسر اور عالی حوصلہ بزرگ تھے انھوں نے اپنی علمی خودداری کو کبھی طمع وجاہت و شہرت یا جذبۂ جلب زر کے آستانہ پر رسوا کرنا گوارا نہیں کیا۔ اس قسم کے جامع الفضائل علماء اب کہیں کہیں شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں، اس بنا پر مولانا مرحوم کی وفات اسلامی دنیائے علوم کا ایک عظیم حادثہ ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ آنمرحوم کو صدیقین و شہداء کا مقام جلیل عطا فرمائے۔

لکھنؤ کے اخبار پاؤنیر مورخہ ۸ جولائی کی اگر یہ اطلاع صحیح ہے کہ یوپی گورنمنٹ کے سررشتۂ تعلیم نے ایک سرکلر کے ذریعہ بتایا ہے کہ اس سال سے اسکولوں کیلئے جو نصابِ درس منظور ہوا ہے اس میں دوسرے مضامین کی طرح موسیقی بھی لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل ہے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ یوپی گورنمنٹ نے ایسا قدم اٹھا کر مسلمانوں کے لئے کس درجہ رنج اور افسوس کا سامان بہم پہنچایا ہے، ہم یہ جانتے ہیں کہ ناچنا اور گانا قدیم ہندو تہذیب اور یورپ کے موجودہ تمدن دونوں کا لازمی جز ہے لیکن جہاں تک اسلامی تہذیب و تمدن کا تعلق ہے اس فن کی کسی طرح بھی حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی مغربی

© rasailojaraid.com